روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | بدھ ۲۶ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ، ۴ فتح ۱۳۷۰ہش، ۴ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۷۳

اختیارات کی حدود سے گذرنے پر خاموشی ادب نہیں

"امراء (کے بارے میں) بعض دفعہ اس وجہ سے کہ ان کو بہت احترام دیا جاتا ہے... بعض سادہ لوح لوگ سمجھتے ہیں کہ امیر اگر نظام جماعت کی حدود سے بھی گزر رہا ہو اور ان اختیارات کو بھی اپنے ہاتھ میں لے رہا ہو جو اس کو دیئے نہیں گئے تو اس بارہ میں خاموشی اس کا ادب ہے، خاموشی اختیار کرنا ہی اطاعت کی رُوح ہے۔ یہ بالکل غلط اور نہایت لغو بات ہے۔ عقل سے اور تقویٰ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اصل میں خدا سے ڈرنے والے کو تو بڑی بڑی مشکلات ہوتی ہیں۔ انسان پاک صاف تو جب جا کر ہوتا ہے کہ اپنے ارادوں کو اور اپنی باتوں کو بالکل ترک کر کے خدا کے ارادوں کو اسی کی رضا کے حصول کے واسطے فنا فی اللہ ہو جاوے۔ خودی اور تکبّر اور نخوت سب اس کے اندر سے نکل جاوے۔ اس کی آنکھ اُدھر دیکھے جدھر خدا کا حکم ہو۔ اس کے کان اُدھر لگیں جدھر اس کے آقا کا فرمان ہو۔ اس کی زبان حق و حکمت کے بیان کرنے کو کھُلے۔ اس کے بغیر نہ چلے جب تک اس کے لئے خدا کا اذن نہ ہو۔ اس کا کھانا پہننا، سونا، پینا، مباشرت وغیرہ کرنا سب اس واسطے ہو کہ خدا نے حکم دیا ہے اس واسطے نہ کھائے کہ بھوک لگی ہے بلکہ اس لئے کہ خدا کہتا ہے۔ غرض جب تک مرنے سے پہلے مَر کر نہ دکھاوے تب تک اس درجہ تک نہیں پہنچتا کہ متّقی ہو۔ پھر جب یہ خدا کے واسطے اپنے اُوپر موت وارد کرتا ہے خدا کبھی اسے دوسری موت نہیں دیتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۱۶)

اعلان نکاح

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مورخہ ۲۹۔ جولائی ۱۹۹۱ء کو اسلام آباد (لندن) میں نماز مغرب و عشاء کے بعد حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کی پوتی مکرمہ عطیہ بشریٰ صاحبہ (بنت مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن) کے نکاح کا اعلان فرمایا اور موقع کی مناسبت سے ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہ نکاح مکرم مودود احمد صاحب بھٹی ابن مکرم رشید احمد صاحب بھٹی مقیم فلاڈلفیا (امریکہ) سے دس ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر قرار پایا۔ مکرم مودود بھٹی صاحب مکرم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی آف راولپنڈی کے پوتے ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے مبارک کرے۔

تقریب شادی

عزیزہ تنویر الہدیٰ صاحبہ بنت مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ کی رخصتانہ کی تقریب بہمراہ عزیز مسعود احمد صاحب ناصر ابن مکرم حکیم محمد صدیق صاحب مؤرخہ ۲۰۔ نومبر ۹۱ء بروز بدھ بعد نماز عصر عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن کریم اور دعائیہ نظم کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

اگلے روز بعد نماز عشاء ایوان محمود ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے ہر پہلو سے بابرکت فرمائے۔ اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے

طالبات کیلئے وظیفہ کا امتحان

امتحان برائے وظیفہ نصرت جہاں بیگم اور امتحان برائے وظیفہ نواب مبارکہ بیگم ۸ر دسمبر بروز اتوار دفتر لجنہ مرکزیہ

باقی صفحہ ۸ پر

آگے بڑھو اور اپنے خدا کی طرف سفر کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"مغرب کا معاشرہ جس میں آج احمدی دم لے رہے ہیں یہ اسفل السافلین کا معاشرہ ہے۔ ہر طرف سے آپ کو آوازیں پڑیں گی کہ آؤ اور دنیا کی لذتوں میں ہمارا ساتھ دو اور ہمارے ساتھ مل کر والیسی کے وہ سفر اختیار کرو جن کے نتیجے میں حیوانی اور بہیمانہ لذتیں حاصل کر رہے ہیں۔ دوسری طرف خدا تعالےٰ کی آواز ہے کہ یہ تمہاری تنزّل اور ذلتوں کے رستے ہیں۔ پھر خدا کی طرف تمہارا رجوع نہیں ہو سکے گا۔ سوائے اس کے کہ فرشتے ہانک کر تمہیں لے کے جائیں لیکن لذتوں کی طرف نہیں، پھر جہنّموں کی طرف تم ہانکے جاؤ گے۔ اس لئے اس مقام سے واپس نہ لوٹو۔ آگے بڑھو اور جن مقاصد کی خاطر تمہیں حیرت انگیز طور پر روحانی ترقی دی گئی ہے، شعور دیا گیا ہے، غیر معمولی طور پر لطافتوں کے ادراک کی طاقتیں عطا کی گئی ہیں۔ لطافتوں کو سمجھنے کی طاقتیں عطا کی گئی ہیں۔ ان پر غور کرو۔ ان سے سبق سیکھو اور آگے بڑھو اور اپنے خدا کی طرف حرکت کرو اور خدا کی طرف سفر کرو یہ سفر اس دنیا میں ہونا ضروری ہے۔ ورنہ پھر اس دنیا سے جا کر یہ سفر اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ وہ بات ہے جو قرآن کریم بار بار آپ کو سمجھاتا ہے۔ یہ بات ہے جو آپ کو خصوصیت سے اپنی نئی نسلوں کو سمجھانی چاہیئے کیونکہ جب تک ایک مضبوط فلسفہ ان کی حفاظت نہیں کرے گا وہ دنیا کی ظاہری اور سرسری لذّات میں کھوئے جائیں گے۔ کوئی تنظیم اپنے کسی ممبر کے ساتھ ہمیشہ جڑ کر نہیں رہ سکتی۔ زندگی کے بہت ہی مواقع ہیں جن میں انسان تنہا سفر کرتا ہے اور تنظیم کی نظر وہاں تک نہیں پہنچتی۔ تنظیم کی پابندیاں اس کو کسی خاص حالت پر مقیّد نہیں رکھ سکتیں۔ ایسے وقتوں میں جو معاشرے کے غالب اثرات ہیں وہ یقیناً اس کو اپنی طرف کھینچنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ اس کا دل اور اس کا دماغ دونوں مطمئن ہوں کہ یہ معاشرہ گندا اور ظالم ہے اور اس کے لئے نقصان دہ ہے اور پوری طرح مطمئن ہوں کہ جو راہ اس نے اختیار کی ہے۔ اس کے پیچھے ایک گہرا فلسفہ ہے۔ ایک بہت بڑی حکمت ہے۔ یہ باتیں سمجھنے کے بعد

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۴۔ فتح ۱۳۷۰ ہش ۴ر دسمبر ۱۹۹۱ء

اپنے نفس میں چراغ

ان دو باتوں میں کتنا فرق ہے ایک یہ کہ انسان کے ہاتھ میں چراغ ہو اور وہ اس روشنی سے استفادہ کر سکتا ہو۔ اور دیکھ سکتا ہو راستے کی چیزیں دیکھی جا سکتی ہوں اور اس طرح ہر ممکنہ ٹھوکر سے بچ جائے۔ وہ یقیناً اس شخص سے بہتر ہوگا جس کے پاس چراغ نہیں اور وہ ٹامک ٹوئیاں مار رہا ہے۔ دیکھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن دیکھ نہیں سکتا۔ ٹھوکروں کی چیزوں سے بچنا چاہتا ہے لیکن بچ نہیں سکتا۔ ٹھوکر کھاتا ہے اور گرتا ہے اور ہو سکتا ہے دوسروں کو بھی ٹھوکر مار کر گرا دے۔ دوسرا وہ شخص جو خود چراغ بن جاتا ہے۔ جس کے اندر روشنی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کے ماحول کے لوگ اس کی طرف دیکھ کر روشنی حاصل کرتے ہیں اور وہ اسی کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ گویا وہ خود تو روشنی ہے ہی دوسروں کے لئے بھی چراغ صفت بن جاتا ہے اور اس طرح اپنے نور سے دوسروں کو مستفید کرتا ہے۔

گذشتہ دنوں حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"قرآن کریم نے بار بار اس بات پہ زور دیا ہے کہ اپنے نفس کے لئے نور حاصل کرو اور وہ یہی نور ہے جو تم دوسروں کو دینے کے اہل ہوگے۔ اگر دنیا کی اصلاح کے لئے نکلے ہو تو چراغ لے کر نکلو لیکن وہ چراغ نہیں جو تعلیم کی صورت میں ملتا ہے۔ یعنی محض وہ چراغ لے کر نہیں بلکہ اپنے نفوس میں وہ چراغ روشن کرو جن کے ذریعہ تم روشنی والے بن جاؤ۔"

جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے چراغ ہاتھ میں لینا اور بات ہے اور اپنے نفس میں چراغ روشن کر لینا اور بات ہے۔ ہاتھ میں چراغ تو اپنے لئے لیا جاتا ہے۔ اور اپنے نفس میں روشن کیا ہوا چراغ دوسروں کو روشنی دینے کے لئے ہوتا ہے اور ہم نے دوسروں کو روشنی دینی ہے۔

میں نے بچپن میں اک دعا مانگی
آج کی زندگی ہے اس کا اثر
آج بھی مانگتا ہوں ایک دعا
کب ہو مقبول، یہ ہے کس کو خبر

——— ابو الاقبال

اپنے آدابِ جنوں کی ہے نرالی ہی ڈگر
پھول کے روپ میں آتے ہیں خرد کے پتھر

ہم نے اُجڑے ہوئے باغوں کو بہاریں دی ہیں
ہم نے بنجر سی زمینوں میں اُگائے ہیں شجر

ہم نے افسردہ دلوں کو تر و تازہ کر کے
نگہِ محرومِ نظارہ میں سجائے منظر

خشک پتّے تھے جو تنّور میں ہم نے ڈالے
اور ماحول کو دی ہم نے تپشِ یارِ دگر

ہم سمجھ پائے کہ انساں ہے خدا ہی کی عیال
اور بہبودِ زمانہ ہی رہی پیشِ نظر

ہم سخنور نہ سخنداں نہ سخن فہم، مگر
لوگ ہم ایسوں کو کہتے ہیں سخن کے رہبر

زخم کر دیتی ہیں باتیں ہی کبھی سینوں میں
موم ہو جاتے ہیں باتوں کے اثر سے پتّھر

آپ خوش ہوں گے مجھے مل کے کبھی ملئے تو
آپ کے دل پہ یقیناً ہے وساوس کا اثر

ہم نے پرواز کے انداز سکھائے جن کو
آج ہیں ان پہ ہماری ہی اڑانیں دوبھر

آپ ہی سوچئے کس سمت رواں ہیں شب و روز
میری حالت تو ہوئی لمحہ بہ لمحہ بہتر

میرا آئینہ شکستہ ہے شکستہ ہی رہے
کاش دیکھے نہ مری سمت کوئی آئینہ گر

میری ہر شام نسیم ایک سحر ہے لیکن
ان کی ہر صبح کے دامن پہ ہے شاموں کا اثر

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔

کمیونزم

روسی مقبوضات میں عدم مساوات

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی ایک تقریر جو حضور نے ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء کو لاہور میں فرمائی کا اقتباس۔

پھر یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ ایشیائی مقبوضات اس بات پر شاہد ہیں کہ یوروپین لوگوں کی حالت اور ان کی حالت میں بہت بڑا فرق ہے۔ میں تمام خرچ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں کمیونسٹ پارٹی بے شک میرا آدمی اپنے ساتھ لے اور وہ اسے بخارا اور ماسکو وغیرہ میں لے جائے اور پھر ثابت کرے کہ بخارا کے غرباء کو بھی وہی کچھ ملتا ہے یا بخارا کے لوگوں کے لباس اور مکان اور تعلیم وغیرہ کا اسی طرح انتظام کیا جاتا ہے جس طرح ماسکو کے لوگوں کے لباس اور مکان اور تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یقیناً حالات کا جائزہ لینے پر یہی معلوم ہوگا کہ ماسکو میں اور طریق رائج ہے۔ اور بخارا وغیرہ میں اور طریق رائج ہے۔ یہی حال دوسرے روسی ایشیائی مقبوضات کا ہے۔ کسی اور ثبوت کی کیا ضرورت ہے۔ ابھی دو ہفتے ہوئے روسی حکومت کی طرف سے ایشیائی مقبوضات کے متعلق یہ اعلان کیا گیا تھا کہ ان علاقوں کے حالات کی درستی کے لئے بھی اب سکیمیں تیار کی جا رہی ہیں اور آئندہ ان کی ترقی کے لئے بھی ایک خاص پروگرام بنایا جائے گا۔ یہ اعلان ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہے جو اس غلط فہمی میں مبتلا رہتے ہیں کہ جیسا سلوک روس اپنے ملک کے باشندوں سے کرتا ہے ویسا ہی سلوک وہ ایشیائی مقبوضات کے باشندوں سے بھی کرتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو یوروپین روس اور ایشیائی روس میں ایک ساتھ اور ایک ہی قسم کی اقتصادی اصلاحات عمل میں لائی جاتیں اور دونوں ایک ہی وقت میں ایک سے معیار ترقی پر پہنچ جاتے۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ پس یہ خیال واقعات کے بالکل خلاف ہے ان علاقوں میں ابھی غرباء موجود ہیں۔ ان علاقوں میں ابھی مفلوک الحال لوگ موجود ہیں مگر روسی ان کے ساتھ وہ سلوک نہیں کرتے جو اپنے ملک کے غرباء سے یا یوروپین طبقہ سے کرتے ہیں۔ اور ان دونوں کی حالت میں بہت بڑا فرق پایا جاتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ کمیونزم کی بنیاد ہی مساوات پر ہے وہ ایسا نہیں کرے گی کہ اپنے ملک کی طاقت بڑھانے کے لئے دوسروں کے حقوق پر چھاپہ مارنے لگے۔ مگر یہ بھی محض وہم ہے اور "عصمت بی بی از بیچارگی" والی بات ہے جب تک کمیونزم صنعتی پیداوار کی کمی کی وجہ سے بیرونی ملکوں یا ان کی دولت کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اس وقت تک اس کا یہ حال ہے لیکن جب یہ مجبوری دور ہوئی تو وہ دوسروں سے زیادہ غیر ممالک کو لوٹنے اور ان کی اقتصادی حالت کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب تک سیاستاً روس کا اپنے ملک میں الجھاؤ تھا۔ جارجیا بھی آزاد تھا۔ فن لینڈ بھی آزاد تھا۔ لٹویا بھی آزاد تھا لتھونیا بھی آزاد تھا۔ اسٹھونیا بھی آزاد تھا اور روس یہ کہا کرتا تھا کہ ہمارے نظام کی یہ خوبی ہے کہ وہ دوسرے ملکوں سے الجھاؤ نہیں کرتا۔ ہم تو حریت ضمیر کے قائل ہیں۔ ہم نے ان تمام ممالک کو آزاد کر دیا جو ہم سے آزاد ہونا چاہتے تھے۔ ہم نے لٹویا لتھونیا اسٹھونیا فن لینڈ پولینڈ جارجیا وغیرہ ممالک کو آزاد کر دیا۔ ترکوں کو آرمینیا کا وہ علاقہ جو ان کے متعلق ہے دے دیا ہے مگر جونہی روس کے اندرونی جھگڑے کم ہوئے جارجیا کو روس میں شامل کر لیا گیا۔ جب اور طاقت آئی تو فن لینڈ سے سرحدوں کی بحث شروع کر دی۔ اور طاقت پکڑی تو لٹویا لتھونیا اور اسٹھونیا کو اپنے اندر شامل کر لیا۔ رومانیہ کے بعض علاقوں کو ہتھیا لیا۔ پھر فن لینڈ کو مغلوب کر کے اس سے کچھ علاقے لے لئے۔ اور باقی ملک کی آزادی کو محدود کر دیا۔ اب پولینڈ کا کچھ حصہ لیا جا رہا ہے۔ باقی کی آزادی محدود کی جا رہی ہے اور کہا جا رہا ہے کہ روسی سرحدوں پر وہی حکومت رہ سکتی ہے جو روسی حکومت سے تعاون کرے اور اس اصل کے ماتحت پولینڈ چیکوسلوواکیہ اور رومانیہ کے اندرونی معاملات میں دخل دیا جا رہا ہے۔ ایران کے چشموں پر قبضہ کرنے کی سکیم تیار کی جا رہی ہے۔ ترکی سے آرمینیا کی واپسی اور درہ دانیال میں روسی نفاذ کو تسلیم کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کیا پرانی امپیریل حکومتیں اس کے سوا کچھ اور کرتی تھیں بلکہ کیا وہ اس سے زیادہ آہستگی اور بظاہر نرم نظر آنے والے طریق استعمال نہیں کرتی تھیں انگلستان کو درہ دانیال کی ضرورت دیر سے محسوس ہو رہی تھی مگر اس نے صدیوں میں ترکی پر اس قدر زور نہیں ڈالا جس قدر روس چند سالوں میں ڈال رہا ہے۔ ان امور کے ہوتے ہوئے یہ خیال کرنا کہ روس اپنی صنعتی ترقی کے بعد اس طرح اپنے ہمسایہ ملکوں کو اقتصادی غلامی اختیار کرنے پر مجبور نہیں کرے گا۔ جس طرح کہ مغربی ڈیماکریسی کے تجار اپنی حکومتوں پر زور ڈال کر ان کے ذریعے سے دوسرے ملکوں کو مجبور کرتے تھے ایک وہم نہیں تو اور کیا ہے۔ واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ جب روس کو طاقت حاصل ہوئی تو مساوات اور حریت کے وہ تمام دعوے جو روس کرتا تھا دھرے کے دھرے رہ گئے اور اب اس دعویٰ کا نشان تک مٹایا جا رہا ہے کہ روس کا دوسرے ممالک سے کوئی تعلق نہیں۔ روس صرف اپنے ملک کے غرباء کی روٹی اور ان کے کپڑے کا انتظام کرنا چاہتا ہے۔ جب سیاسی دنیا میں آکر کمیونزم کی رائے بدل گئی اور اس نے خود اپنے بنائے ہوئے اصول کو اپنے ملک کے فائدہ اور برتری کے لئے واضح طور پر پس پشت ڈال دیا۔ جارجیا، بخارا، فن لینڈ، لٹویا، لتھونیا، اسٹھونیا پر قبضہ کر لیا۔ فن لینڈ، پولینڈ، رومانیہ، چیکوسلوواکیہ کو کم و بیش سیاسی اقتدار کے تلے لے آیا ایران اور ترکی کو زیر اثر لانے کے لئے جوڑ توڑ کر رہا ہے۔ چین کے حصے بخرے کرنے کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔ آخر کس مساوات اور حریت ضمیر کے قانون کے ماتحت اس کے لئے جائز تھا کہ ان ممالک پر قبضہ کرتا۔ کیوں فن لینڈ اپنے ملک کا ایک حصہ کاٹ کر روس کو دیتا یا کیوں لٹویا، لتھونیا، اسٹھونیا کی آزادی کو سلب کر لیا جاتا کیا ان ممالک کا یہ فرض تھا کہ وہ وائٹ رشیا کی حفاظت کرتے اور اپنے آپ کو روس کے لئے قربان کر دیتے یا جارجیا اور بخارا کے فرائض میں یہ شامل تھا کہ وہ روسی حکومت میں اپنے آپ کو شامل کر دیتے۔ اگر حریت ضمیر اور مساوات اسے جائز قرار دیتے ہیں تو اس کے الٹ کیوں نہ ہوا۔ کیوں روس کا کچھ حصہ کاٹ کر فن لینڈ کو نہ دے دیا گیا تا وہ مضبوط ہو کر اپنی حفاظت کر سکے کیوں نہ کچھ حصے کاٹ کر پولینڈ رومانیہ ترکی اور ایران کو دیئے گئے تا وہ مضبوط ہو جاتے۔ ان کمزور ملکوں کی حفاظت کی زیادہ ضرورت تھی، یا طاقتور روس کو۔ پس حفاظت کے اصول کے لحاظ سے ان ملکوں کو اور علاقے ملنے چاہئیں تھے۔ نہ کہ روس کو مگر بات یہ ہے کہ پہلے اگر روس خاموش تھا تو محض اس لئے کہ اس کے پاس طاقت نہیں تھی۔ جب اس کے پاس طاقت آگئی تو یہ چھوٹی چھوٹی حکومتیں اس کا شکار بن گئیں۔ مگر دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے کہا گیا کہ ہم ان ممالک پر اس لئے قبضہ کرتے ہیں کہ روسی سرحدیں ان کے بغیر محفوظ نہیں ہیں اگر یہ طریق درست ہے تو کل امریکہ والے بھی کہہ دیں گے کہ ہمارے لئے جاپانی جزیروں پر قبضہ کرنا ضروری ہے کیونکہ ہمارے ملک کی حفاظت اس کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ کہتے ہیں زبردست کا ٹھینگا سر پر۔ جس کے پاس طاقت ہوتی ہے وہ کوئی نہ کوئی بہانہ پیدا کر ہی لیا کرتا ہے جب روس کے پاس طاقت آئی تو اس نے بھی ڈیفنس آف سائبیریا، ڈیفنس آف لینن گراڈ۔ ڈیفنس آف وائٹ رشیا اور ڈیفنس آف یوکرائن کے بہانہ سے کئی ممالک کی آزادی کو سلب کر لیا۔ جب سیاسیات میں روس کی یہ حالت ہے تو اقتصادیات میں یہ کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ روس دوسرے ممالک کے ساتھ مساوات کا سلوک کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اگر کہو کہ نہیں ہم اقتصادیات کے متعلق نہیں سمجھ سکتے۔ کہ روس ایسا کرے گا۔ سیاسی صورت الگ ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ دور کیوں جاتے ہو۔ مساوات پر زور دینے والے کمیونزم کی یہ حالت ہے کہ وہ آج ایران کے تیل پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ آخر سوال یہ ہے کہ کیا ایران کے لئے اپنے چشموں سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں کہ ایک دوسرا ملک اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ تیل کے چشموں سے اسے فائدہ اٹھانے دیا جائے۔ جب ایران کو خود اپنے لئے تیل کے چشموں کی ضرورت ہے جب اس کے اپنے آدمی بھوکے مر رہے ہیں تو روس نے اس سے یہ کیوں مطالبہ کیا اگر مساوات اور بنی نوع انسان کی ہمدردی مقصود تھی تو کیوں ایران کو بغیر سود کے روپیہ نہ دے دیا کہ اپنے تیل کے چشموں کو کھود دو اور ان سے اپنے ملک کی حالت کو درست کرو۔ کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ طاقت حاصل ہونے کے نتیجہ میں روس اب یہ چاہتا ہے کہ ایران سے اس کے تیل کے چشمے ہی چھین لے اور خود ان پر قابض ہو جائے۔

بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ انگریزوں نے بھی تو ایران کے تیل کے چشموں پر قبضہ کیا ہوا ہے میرا جواب یہ ہے کہ انہوں نے بھی اچھا نہیں کیا۔ مگر میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر انگریزوں نے اچھا نہیں کیا تو روس نے بھی اچھا نہیں کیا۔ تم اس کو بھی گالیاں دو۔ اس کو بھی برا بھلا کہو۔ مگر یہ کیا کہ انگریز ایک کام کریں تو انہیں برا بھلا کہا جائے اور ویسا ہی کام روسی کریں تو انہیں کچھ نہ کہا جائے بلکہ اس کی تعریف کی جائے۔ اگر انگریزوں نے آبادان کے چشموں پر قبضہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

تصویر مکرم یوسف ڈورڈی (سیرالیون کے ایک طالب علم جو جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم تھے) کی شادی کے موقعہ کی ہے جب انکی برات کے ساتھ جانے لگے تو دوستوں نے مناسب سمجھا کہ مکرم یوسف ڈورڈی صاحب کے ساتھ ایک تصویر ہو جائے۔ گلاب کے پھولوں کے ہار پہنے ہوئے مسٹر یوسف مولانا بشارت احمد صاحب بشیر اور مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری کے درمیان کھڑے ہیں۔ یہ صاحب غانا کے تعلیمی اور تربیتی دینی مرکز کے تعلیم یافتہ تھے۔ واپسی پر سیرالیون میں میں نے انہیں اپنے پاس فری ٹاؤن کے مشن ہاؤس میں رکھ کر مزید تعلیم دی اور انہیں دیگر دو غانا کے فارغ التحصیل سیرالیونی طالب علموں کے ساتھ ربوہ مزید تعلیم کے لئے بھجوا دیا۔ جس وقت یہاں ان کی شادی ہوئی دیگر سیرالیونی طالب علم بھی موجود تھے۔ اس تصویر میں ایک طالب علم کینیا کا ہے۔ ایک نائیجیریا کا۔ کچھ انڈونیشیا کے اور ایک ملیشیا کا اور ایک ٹرینیڈیڈ کا اور اسی طرح شائد ایک دو اور ملکوں کے بھی جن کے تصویر میں پوری طرح چہرے نظر نہیں آ رہے۔

اتنی سی بات کہہ کر اب ہم ذرا اور پیچھے چلتے ہیں اور وہ اس لئے کہ جس خاتون کے ساتھ مسٹر ڈورڈی صاحب کی شادی ہوئی ان کا بھی ذکر ہو جائے۔ ۱۹۴۴ء میں مکرم احسان الٰہی صاحب جنجوعہ سیرالیون میں بطور مربی متعین کئے گئے تھے۔ ان کی روانگی کے وقت الوداعی تقریب میں جو انہوں نے تقریر کی اس کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان سے راضی رہے) نے انکی بڑی تعریف کی تھی اور اس میں کیا شک ہے کہ وہ خاصے تعریف کے قابل تھے۔ سیرالیون میں انہوں نے ایک سیرالیونی خاتون سے شادی کی جس کے بعد ان کی تبدیلی نائیجیریا ہو گئی اور نائیجیریا کچھ دیر میرے ساتھ کام کرنے کے بعد پھر ان کی تبدیلی سیرالیون ہو گئی۔ سیرالیون سے وہ واپس قادیان تشریف لائے لیکن ان کی بیگم اور بچے ان کے ساتھ نہ آ سکے۔ ان بچوں میں سے ایک نوجوان تو اب سیرالیون میں ایک احمدیہ سیکنڈری سکول کا پرنسپل ہے اور فرانسیسی زبان کا خاصا ماہر۔ ایک ان کی بیٹی تھی جس کی شادی احمدیہ جماعت سیرالیون کے سیکرٹری جنرل مسٹر بونگے سے ہوئی اس بیٹی سے ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ دیگر بچوں کے علاوہ یعنی مکرم جنجوعہ صاحب کی نواسی۔ اس نواسی کو حضرت امام جماعت الثالث مغربی افریقہ کے دورہ سے واپسی پر اپنے ساتھ لے آئے تھے چنانچہ وہ حضور ہی کے خاندان میں پلی بڑھی اور جب مکرم یوسف ڈورڈی صاحب کی تعلیم سے فراغت کے بعد واپسی کا وقت آیا تو وہ لڑکی شادی کے قابل ہو چکی تھی۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ چونکہ یہ دونوں سیرالیونی ہیں اس لئے ان کو رشتہ ازدواج میں منسلک کر دیا جائے۔ مسٹر یوسف ڈورڈی غانا سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد جب سیرالیون واپس آئے تھے تو مزید تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ دفتر میں میرے کام میں بھی خاصے مددگار ثابت ہوتے تھے خاص طور پر پمفلٹس اور سرکلر لیٹرز کو سائیکلو سٹائل کرنے میں یہ خاصا وقت صرف کرتے تھے اور اس کے علاوہ بھی بعض دفتری امور میں حصہ لے کر میرے ممد و معاون ثابت ہوتے تھے۔ ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران انہوں نے اپنی سنجیدگی اور ذہانت سے دوستوں کو خاصا متاثر کیا۔ ان کی برات صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کے گھر گئی تھی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اعزاز ان کو تمام بیرونی ممالک کے طلباء سے ممتاز اور منفرد کر دیتا ہے۔

ان کے علاوہ جس شخص کا میں خاص طور پر یہاں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ ہیں تو پاکستانی لیکن سیرالیون میں انہوں نے دس پندرہ سال تک تدریس کا کام کیا ہوا تھا۔ اور وہاں سے علالت کی وجہ سے واپسی پر تحریک جدید میں خاکسار کے ساتھ وکالت تصنیف میں کام کرتے رہے۔ یہ ہیں مسٹر انور حسن۔ جو اس تصویر میں مولانا بشارت احمد صاحب بشیر اور میرے درمیان کھڑے ہیں۔

ان سے تعارف یوں ہوا کہ میں ۱۹۶۴ء میں نائیجیریا سے واپس آیا تو ایک دن دروازہ کھٹکا اور باہر میں نے ایک اجنبی نوجوان کو دیکھا۔ وہ کہنے لگے مجھے آپ سے کچھ باتیں پوچھنی ہیں۔ اجازت دیجئے کہ میں یہاں بیٹھ جاؤں اور آپ سے باتیں کر لوں میں نے ان کا نام پوچھا کہنے لگے انور حسن لاہور کسی تقریب کے لئے جا رہے تھے۔ وہاں انہیں شاید تقریر بھی کرنی تھی اور سوال و جواب کا بھی موقعہ پیدا ہو جاتا تھا۔ اس لئے انہوں نے ایک دینی موضوع مجھے بتا کر مجھ سے کچھ سوال کئے اور چلے گئے۔ اس کے بعد خاصی دیر تک ان سے کوئی ایسی ملاقات نہ ہو سکی جو آپس میں دوستی کا رنگ پیدا کر سکتی۔ پھر انہوں نے بیرون ملک جانے کی خواہش کا اظہار کیا تعلیم الاسلام کالج میں تدریس کا کام کرتے تھے۔ اس وقت کے پرنسپل صاحب نے ان سے کہا کہ پہلے آپ استعفیٰ دیں پھر آپ کی درخواست حضرت اقدس کی خدمت میں بھجوائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے تو استعفیٰ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں واقف زندگی ہوں۔ چنانچہ جب ان کی درخواست (وکالت تبشیر) کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں پیش کی گئی تو حضور نے فرمایا یہ استعفیٰ کیوں دیں۔ یہ تو واقف زندگی ہیں۔ ان کے واپس آنے پر ان کے لئے کسی جگہ کا انتظام کیا جائے گا۔ یعنی ان کا لیئن رکھا جائے۔ چنانچہ وہ سیرالیون چلے گئے اور پھر ایک عرصے تک ان سے سوائے دفتری رابطے کے کوئی اور رابطہ نہ ہو سکا۔ حتیٰ کہ ۱۹۷۶ء میں حضور انور نے خاکسار کو مہینہ ڈیڑھ مہینہ کے لئے سیرالیون بھیجا وہاں کچھ ضروری معاملات طے کرنے تھے۔ اس کے لئے سارے سیرالیون کے احمدیوں کے اجلاس بلائے گئے ان سے بڑی کھل کر گفتگو ہوئی اور اسی گفتگو کے دوران انور حسن صاحب نے بھی خاصا حصہ لیا انہوں نے اپنی اور دیگر دوستوں کی کچھ باتیں نہایت وضاحت کے ساتھ پیش کیں۔ میں ڈیڑھ مہینے کے بعد واپس آ گیا تو کچھ عرصے کے بعد حضور نے فرمایا کہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تم وہاں جا کر ایک سال قیام کرو۔ چنانچہ میں پھر چلا گیا۔ یہ ستمبر ۱۹۷۶ء کی بات ہے ایک سال کی بجائے مجھے وہاں تین سال قیام کرنے کا موقعہ ملا۔ انور حسن صاحب سے میری قریبی دوستی اور گہرے تعلق کا یہی زمانہ تھا۔ وہ جورو میں پرنسپل تھے۔ میں سارے سیرالیون کا دورہ کرتے ہوئے جب جورو جاتا تو انکے ہاں قیام کرتا اور دو چار دن ان کی میزبانی کا لطف اٹھاتا۔ ان کی میزبانی میں سب سے زیادہ مزا اس بات میں آتا کہ وہ چونکہ خود مطالعہ کے شوقین تھے اس لئے میرے لئے اچھی اچھی کتابیں اکٹھی کر چھوڑتے تھے کہ اب آپ یہاں آئے ہیں تو ان کتابوں کا بھی مطالعہ کیجئے اور اگر ان میں سے کوئی ساتھ لے جانی چاہیں تو ساتھ بھی لے جائیں۔ فری ٹاؤن میں مطالعہ کر کے جب چاہیں واپس کر دیں۔ ان کی میزبانی کا سب سے زیادہ مزا اسی بات میں آتا تھا۔ گفتگو علمی اور ادبی ہوتی جو کتابیں وہ اس سے پہلے پڑھ چکے ہوتے ان کا ذکر کرتے ان کے موضوعات کو تفصیل سے ساتھ بیان کرتے اور ان کے متعلق میری رائے سننے کے خواہشمند رہتے۔ میں بھی کوئی علمی ادبی بات ہو تو شائد بعض اوقات باتونی بن جاتا ہوں۔ اور اسے میں اکثر اپنی کمزوری کہتا ہوں۔ کمزوری ہے یا نہیں لیکن بہرحال جس طرح انگریزی میں کہتے ہیں کہ فلاں چیز میری کمزوری ہے اور اس کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ مجھے اس کا اتنا شوق ہے کہ وہ سامنے آ جائے تو میں رہ نہیں سکتا۔ یہی حال علمی ادبی گفتگو کا ہے۔ انور حسن صاحب کے ساتھ علمی ادبی گفتگو ہوتی تو لطف آ جاتا ویسے بھی وہاں انکی رہائش گاہ کے سامنے شام کے وقت کچھ لکھے پڑھے دوست جمع ہو جاتے اور بڑی اچھی گفتگو کا موقعہ ملتا۔

جب وہ واپس پاکستان آئے تو انہیں تحریک جدید میں میرے ساتھ دفتر میں متعین کیا گیا اور وہاں انہیں نائب وکیل التصنیف کا عہدہ دیا گیا۔ تصنیف کا کام تو جو تھا وہ تھا ہی لیکن چونکہ اسوقت وکالت تصنیف ہی میں ماہنامہ تحریک جدید کی اشاعت کا انتظام کیا جاتا تھا جو میرے سپرد تھا اس لئے کہ یہ ماہنامہ تحریک جدید ۱۹۶۵ء کے اگست میں میرے ہاتھوں ہی شروع ہوا تھا۔ اور اس کی ادارت سوائے ان ایام کے جبکہ میں سیرالیون میں تھا کرنے کی سعادت مجھے ہی حاصل ہوئی۔ انور حسن نہایت سنجیدہ اور ذہین لیکن شرمیلی طبیعت کے مالک تھے۔ لکھتے کچھ نہیں تھے۔ میں بار بار ان پر زور دیتا کہ آپ کو کچھ نہ کچھ لکھنا چاہیئے۔ کام تو وہ بڑی تندہی کے ساتھ کرتے تھے۔ اور ماہنامہ تحریک جدید کے لئے جو کچھ انہوں نے کیا اور جس طرح اس کی اشاعت میں انہوں نے حصہ لیا وہ کم از کم میں تو نہیں بھول سکتا لیکن جب ان سے کچھ لکھنے کے لئے کہا جاتا تو وہ خاموش ہو جاتے اور کہتے کہ میں نے تو کبھی کچھ لکھا ہی نہیں یہ بات تو ٹھیک ہے کہ ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے کبھی کچھ نہیں لکھا لیکن جب وہ لکھنے لگتے ہیں تو خاصے لکھاری بن جاتے ہیں۔ لیکن انور حسن صاحب ایسا نہ کر سکے اپنی شرمیلی طبیعت کی وجہ سے۔ ایک دن میں دفتر جانے کے لئے گھر کے دروازے پر کھڑا تھا کہ ڈاکٹر عمر دین صاحب سدھو وہاں سے گذرے مجھے دیکھ کر رک گئے اور کہنے لگے وہ شخص تو رات فوت ہو

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔سین

جاپان امریکہ یا ایشیا

اقتصادی گروہ بندی کو عصبیت کہا جائے یا نہ۔ یہ الگ بات ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں یہ رجحان بڑھ رہا ہے کہ اپنے اپنے علاقے کے ملک اکٹھے ہو جائیں اور وہ اقتصادی کمیونٹی کی حیثیت سے ایک دوسرے کی مدد کریں اور ایک دوسرے کو فائدہ پہنچائیں لیکن بعض ایسی باتیں ہیں جو اس گروہ بندی کے مفید ثابت ہونے کے باوجود اس میں رکاوٹ ڈال سکتی ہیں مثلاً جاپان اس وقت اس مشکل میں ہے کہ اس کے سیاسی تعلقات تو زیادہ تر امریکہ کے ساتھ ہیں اور اس کی تجارت کو وسعت مل رہی ہے۔ ایشیا میں اور وہ حقیقی طور پر ایشیا پر ہی اپنی تجارت کا دارومدار رکھتا ہے۔ اب جاپان کے لئے سوال یہ ہے کہ اگر وہ ایسٹ ایشین اکنامک کمیونٹی —— (EAEC) میں تھوڑی سی بھی دلچسپی لینے لگتا ہے تو کیا واشنگٹن یہ تو نہیں سمجھے گا کہ اس سے کٹ کر وہ دوسری طرف چلا گیا ہے۔ اگر یہ ایسٹ ایشین اکنامک کمیونٹی صحیح طور پر کام کرنے لگے تو یہ بالکل یورپین کمیونٹی ہی کی طرح کی ایک اور چیز ہوگی۔ یا نارتھ امریکہ فری ٹریڈ ایگریمنٹ جسے FTA کہتے ہیں کی طرح کی اور امریکہ شدت کے ساتھ اس کی مخالفت کر رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ جاپان ابھی تک اس پر فیصلہ نہیں کر پایا اور اسے حقائق سے پوری آگاہی بھی نہیں ہوئی کہ مشرقی ایشیا میں اپنی تجارت کو بڑھائے یا امریکہ کے ساتھ اپنے سیاسی تعلقات قائم رکھے۔ سیاسی تعلقات کی بھی اپنی جگہ پر بہت اہمیت ہے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ سیاسی امور بعض دفعہ اقتصادیات پر اس طرح اثر انداز ہو جاتے ہیں کہ یا تو اس کا بیڑا غرق ہو جاتا ہے۔ یا اسے زمین سے اٹھا کر آسمان پر پہنچا دیتے ہیں۔ جاپان کو اب ان دو باتوں کے درمیان فیصلہ کرنا ہوگا کہ آیا وہ امریکہ کے ساتھ اپنے سیاسی تعلقات کو جاری رکھے یا امریکہ کی ناراضگی کے باوجود ایشیا میں اپنی تجارت کو فروغ دیتا رہے۔ کہتے ہیں کہ اس وقت جاپان کی فرموں کے ۹۱۵ مراکز ایشیا میں ہیں۔ ۴۹۵ امریکہ میں اور ۳۰۴ یوروپین کمیونٹی میں اور اس طرح جاپان کی ساری تجارت کا تیس فی صد ایشیا کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور یہ تعلق بڑھ رہا ہے اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ سال سے سال رواں میں اس کا یہ تعلق ۴،۵۴ فی صد اضافہ کے ساتھ سامنے آیا ہے۔

جہاں تک ای۔ اے۔ ای۔ سی (EAEC) کا تعلق ہے یہ نظریہ ملیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے گذشتہ دسمبر میں پیش کیا تھا اور اس کے ساتھ منسلک ہونیوالے ممالک تھائی لینڈ سے لے کر جاپان تک ہوں گے۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ ایف۔ ٹی۔ اے (FTA) اور امریکی میکسیکو اور کینیڈا اور یورپین کمیونٹی کے ساتھ مقابلہ کرے گا یعنی ان کو مارکیٹ سے پیچھے ہٹا کر ایشیا کے ممالک کے لئے مارکیٹ پیدا کرے گا۔ اور چونکہ مہاتیر محمد کا یہ خیال تھا کہ امریکہ ایشیا کے مفاد کی حقیقی طور پر نمائندگی نہیں کرتا۔ اس لئے اسے اس تنظیم میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ اب تک جاپانیوں نے مہاتیر محمد کے اس نظریے کے خلاف تو کچھ نہیں کہا لیکن انہوں نے اس بات پر زیادہ زور بھی نہیں دیا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ امریکہ کے ساتھ اپنے تعلقات میں کسی قسم کا رخنہ پڑنے نہیں دینا چاہتا۔

رشدی کی موت کا فتویٰ

ایران کے وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی نے کہا ہے کہ برطانوی رسوائے زمانہ مصنف سلمان رشدی کے متعلق ان کی حکومت نے اپنے موقف کو کسی طرح بھی نہیں بدلا ان کے متعلق جو موت کا فتویٰ دیا جا چکا ہے وہ بعینہ قائم ہے۔ اگرچہ ایران کے سفیر برائے اقوام متحدہ نے حال ہی میں کہا ہے کہ رشدی کو اپنی زندگی کے ختم کر دیئے جانے کا کوئی خوف نہیں ہونا چاہیئے جس کا مطلب یہ لیا جا رہا ہے۔ کہ اب ان کی زندگی کو ختم کرنے والی بات ختم کی جا چکی ہے۔ علی اکبر ولایتی نے کہا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ آج بھی ہمارا موقف وہی ہے جو آج سے پہلے تھا ہم نے اپنی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ یہ بات انہوں نے آسٹریا کے ریڈیو کے ذریعے دنیا کو بتائی ہے۔

جہاں تک رشدی کا تعلق ہے وہ پولیس کی حفاظت میں فروری ۱۹۸۹ء سے خفیہ زندگی بسر کر رہا ہے۔ فروری ۱۹۸۹ء میں ایران کے روحانی رہنما آیت اللہ خمینی نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ جس طرح بھی ہو سکے شیطانی آیات کے مصنف سلمان رشدی کو اس کے کافرانہ کلمات کی وجہ سے قتل کریں۔ مسٹر علی اکبر ولایتی نے جو آسٹریا کے ریڈیو پر یہ بیان دیا ہے تو وہ دراصل آسٹریا کے وزیر خارجہ سے ملاقات کے لئے وہاں گئے تھے۔ برطانیہ نے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ صرف اسی صورت میں تعلقات بہتر کئے جا سکتے ہیں۔ کہ وہ برطانوی یرغمالیوں کو جو لبنان میں ہیں رہا کر دیں یہ برطانوی یرغمالی چرچ آف انگلینڈ کے نمائندے ٹیری ویٹ ہیں (TARRY WAIT) کہتے ہیں کہ اس معاملے میں ایران نہایت اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ کیونکہ لبنان میں جن اشخاص نے ٹیری ویٹ کو یرغمال بنایا ہوا ہے۔ ان پر ایران کا خاصا اثر ہے۔ اور اگر ایران چاہے تو اس یرغمالی کو رہا کروا سکتا ہے۔ (اب ٹیری ویٹ کو رہا کر دیا گیا ہے)

جنوبی افریقہ میں تعلیم

جنوبی افریقہ میں جو دستوری تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں۔ ان میں اب تعلیمی سسٹم کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ آئندہ سال کے آغاز میں چھ ایسے سکولوں میں جو فی الحال خالی پڑے ہیں سفید فام اور سیاہ فام طالبعلم داخل کئے جائیں گے۔ اس داخلے کی جو شرط رکھی گئی ہے وہ یہ ہے کہ بچہ اس تعلیم کی استطاعت رکھتا ہو اور اسکے لئے اس تعلیم کی ضرورت بھی محسوس کی جائے۔ یہ بات ان دونوں محکموں نے کہی ہے جو سیاہ فام اور سفید فام لوگوں کی تعلیم کے ذمہ دار ہیں۔ دراصل ایسا کرنے کی فوری ضرورت اسلئے بھی پیش آئی ہے کہ سیاہ فام بچوں کی تعلیم کا کوئی اچھا انتظام نہیں ہے۔ گذشتہ سال حکومت نے سفید فام لوگوں سے اس بات پر ووٹ مانگا تھا کہ کیا وہ اپنے بچوں کے سکولوں میں سیاہ فام بچوں کے داخلے کی اجازت دیں گے یا نہیں۔

گذشتہ دنوں نیلسن منڈیلا کی افریقن نیشنل کانگریس کے بعض اہم اراکین نے حکومت سے ملاقات کر کے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ انہیں ایسے نصاب نہیں تیار کرنے چاہئیں جو تعلیم کو سیاسی فٹ بال بنا کر رکھ دیں مقصد یہ ہے کہ صرف سیاہ فام اور سفید فام بچوں کا آپس میں تعلیم حاصل کرنا ہی کافی نہیں بلکہ ان کی تعلیم بامقصد ہونی چاہیئے۔ اور مقصد جنوبی افریقہ کی بہبود مقرر کی جائے۔ جو نصاب تیار کئے جانے ہیں ان کے متعلق سیاہ فام لوگوں نے شکوک و شبہات کا اظہار کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اس بات کا امکان ہے کہ سیاسی طور پر دونوں کا آپس میں تصادم ہو جائے۔ اب اس بات کی بھی کوشش کی جاتی ہے کہ پیشہ وارانہ تعلیم کو زیادہ عام کیا جائے۔ اور جہاں تک عام تعلیم کا تعلق ہے اسے سات سالہ کورس دے کر سب کیلئے لازمی قرار دے دیا جائے۔ اسوقت سیاہ فام لوگوں کو جو تعلیم دی جاتی ہے وہ ہے تو بالکل مفت مگر اسکے لئے اتنے فنڈز نہیں فراہم کئے جاتے جو اس ضرورت کو پورا کر سکے۔

بی سی سی آئی

بی سی سی آئی کی بندش کے احکام گذشتہ سال ۵ر جولائی کو جاری کئے گئے تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ای۔ سی۔ آئی کے چیف آف فائنانس نے اپنے وکلاء کے ذریعے بی۔ سی۔ سی۔ آئی کے آڈیٹرز پرائس واٹر ہاؤس پر مقدمہ دائر کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ پرائس واٹر ہاؤس نے ان کے خلاف جو بیان دیا تھا اسے سراسر غلط اور جھوٹ بتاتے ہوئے مسیح الرحمان سابق چیف فنانس افسر بی سی سی آئی نے سروش زیوالا (ZAIWALLA) جو زیوالہ اور کمپنی کے ایک رکن ہیں کو ایک انٹرویو میں بتایا ہے کہ وہ مقدمہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسکی تیاری کی جا رہی ہے۔ پرائس واٹر ہاؤس کے نمائندے نے کہا ہے کہ ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ مسیح الرحمان ان کے خلاف کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں ابھی تک کوئی رٹ تو نہیں ملی لیکن اگر یہ مقدمہ واقعی دائر کر دیا گیا تو ہم بھرپور طریق سے اپنا دفاع کریں گے اور یہ مقدمہ لڑیں گے۔

مسیح الرحمان کا خیال ہے کہ ان کے متعلق جو خبر یکم ستمبر ۱۹۹۱ء کو پبلش کی گئی تھی وہ بالکل غلط تھی۔ کہا یہ گیا تھا کہ وہ بی۔ سی۔ سی۔ آئی۔ کی ٹریژری کمیٹی کے ممبر ہیں یعنی ۱۹۸۵-۸۶ء میں وہ ممبر تھے۔ جب ایک ارب ڈالر کے قریب رقم ضائع ہوئی تھی۔ ان کے خیال میں پرائس واٹر ہاؤس کا یہ بیان ان کی تذلیل کا باعث ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ ان نقصانات کے بعد ٹریژری کمیٹی کے ممبر بنے تھے اور یہ ۱۹۸۶ء کے وسط کی بات ہے۔

ایران — ایک تبدیلی

اسلامک ریپبلک نیوز ایجنسی (IRNA)

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س۔ لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام محلہ دارالانوار میں پرائمری سکول کب قائم ہوا؟

ج۔ ۵؍مارچ ۱۹۳۷ء کو لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام چھوٹے بچوں کے لئے ایک پرائمری سکول قائم ہوا۔ جس کا سید زین العابدین صاحب ناظر تعلیم نے افتتاح فرمایا۔

س۔ محترمہ خضر سلطانہ صاحبہ کون تھیں۔

ج۔ محترمہ خضر سلطانہ صاحبہ اہلیہ منشی محمد یونس صاحب لجنہ اماء اللہ دہلی کی سیکرٹری تھیں نہایت مخلص اور قربانی کرنے والی خاتون تھیں۔ تقسیم کے بعد دارالرحمت وسطی ربوہ میں ریلوے سٹیشن کے سامنے ان کی وصیت کے مطابق ان کے مکان میں بیت الذکر بنام "...... خضر سلطانہ" تعمیر کیا گیا۔

س۔ ایک لاکھ قرضہ حسنہ کی تحریک میں مستورات نے کس قدر حصہ لیا۔

ج۔ ایک لاکھ قرضہ حسنہ کی تحریک میں احمدی خواتین نے بھی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیا۔

س۔ توسیع بیت المبارک و بیت الاقصیٰ کے لئے چندہ کی تحریک کب ہوئی۔

ج۔ ۲۵؍جولائی ۱۹۳۷ء کو ناظر صاحب بیت المال کی طرف سے ہر دو بیوت الذکر کی توسیع کے لئے چندہ کی تحریک ہوئی۔ جس میں لجنہ اماء اللہ نے حسب استطاعت حصہ لیا۔

س۔ تحریک جدید کے دور ثانی کا اعلان کب ہوا۔

ج۔ ۲۶؍نومبر ۱۹۳۷ء کو حضرت فضل عمر نے تحریک جدید کے دوسرے دور کا اعلان فرمایا جو دس سال تک ممتد ہونا تھا۔

س۔ لڑکیوں کو وراثت کا حصہ دینے کے متعلق حضرت فضل عمر نے جماعت احمدیہ کے افراد سے کیا عہد لیا۔

ج۔ جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء کے موقعہ پر حضرت فضل عمر کی تحریک پر تمام احمدی احباب نے کھڑے ہو کر لڑکیوں کو وراثت میں حصہ دینے کا اقرار کیا۔

س۔ جوبلی فنڈ کی تحریک کب اور کس نے کی۔

ج۔ جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء کے موقع پر مکرم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جوبلی فنڈ کی تحریک کی اور مستورات نے اس تحریک کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

س۔ "اشاعت مصباح سوسائٹی" کب قائم ہوئی۔

ج۔ ۱۵؍جون ۱۹۳۸ء نصرت گرلز ہائی سکول کی دینیات کلاس کی درجہ ثالثہ کی طالبات نے "اشاعت مصباح سوسائٹی" قائم کی تاکہ اس کا معیار بلند کیا جائے اور اشاعت زیادہ ہو۔

س۔ سیر روحانی سے متعلق لیکچروں کا پس منظر کیا ہے۔

ج۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں حضور نے سندھ، کراچی، بمبئی، حیدر آباد دکن، آگرہ اور دہلی کا سفر فرمایا۔ اس سفر کے دوران حضور پر بہت سے روحانی انکشافات ہوئے جن کے متعلق حضور نے ۱۹۳۸ء سے سیر روحانی کے نام سے لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا یہ تقریریں تین جلدوں میں شائع ہو چکی ہیں۔

س۔ سیر روحانی کتاب کو کس کے نام سے معنون کیا گیا۔

ج۔ حضرت فضل عمر نے اس کتاب کو حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کے نام معنون فرمایا۔

س۔ سیدنا حضرت فضل عمر نے کن تنظیموں کو قومی تحریک کے دو بازو قرار دیا۔

ج۔ حضور نے لجنہ اماء اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کو قومی تحریک کے دو بازو قرار دیا۔

س۔ نصرت گرلز سکول کی طالبات نے لڑکیوں کی انجمن کب بنائی۔ اور اس کا نام کیا تھا۔

ج۔ ۲۳؍فروری ۱۹۳۹ء کو نصرت گرلز سکول کی طالبات نے لڑکیوں کی انجمن "ناصرات الاحمدیہ" بنائی مگر کچھ عرصہ کام کر کے بند ہو گئی۔

س۔ تعلیم بالغاں کی مہم کا آغاز کب ہوا۔

ج۔ ۲۱؍اپریل ۱۹۳۹ء کو حضرت فضل عمر نے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ قادیان میں کوئی مرد یا عورت ان پڑھ نہ رہے۔ عورتوں میں تعلیم رائج کرنے کا فرض لجنہ اماء اللہ کے ذمہ تھا۔

س۔ لوائے احمدیت کی تجویز کب منظور ہوئی۔

ج۔ احمدیت کا جھنڈا بنانے کی تجویز مجلس مشاورت ۱۹۳۹ء پر پیش ہوئی جسے حضور نے منظور فرمایا حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی نگرانی میں ان خواتین نے اس کا سوت کاتا جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو دیکھا ہوا تھا۔

س۔ جلسہ سالانہ جوبلی کا پروگرام کتنے دنوں کا تھا۔

ج۔ جلسہ سالانہ جوبلی کا پروگرام چار دنوں کا تھا۔

س۔ (۱۹۳۹ء کی) جوبلی کے موقعہ پر تہنیت نامہ لجنہ کی طرف سے کس نے پیش کیا۔

ج۔ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تہنیت نامہ پیش کیا جس میں حضور کے ان گراں پایہ احسانات کا ذکر کیا گیا جو حضور نے طبقہ نسواں پر فرمائے۔ انگلستان کی احمدی خواتین کی طرف سے خاتون محترمہ سلیمہ بنک نے بھی ایڈریس پیش کیا۔

س۔ خواتین جماعت کا جھنڈا کب لہرایا گیا کپڑے کا طول و عرض وغیرہ کیا تھا۔

ج۔ ۲۸؍دسمبر ۱۹۳۹ء کو خواتین کا جھنڈا حضرت فضل عمر نے اپنے دست مبارک سے لہرایا۔ جھنڈے کا بانس ۲۵ فٹ لمبا۔ کپڑا لوئے چار گز لمبا اور سوا دو گز چوڑا۔ جس پر لوائے احمدیت کے نقوش کے علاوہ تین کھجوروں کے درخت تھے جن کے نیچے چشمہ تھا جو مختلف رنگوں کے دھاگوں سے کاڑھے گئے تھے۔ کپڑا ساٹن کا تھا۔

بقیہ صہ ۴ سے آگے

گیا۔ میں نے حیران ہو کر پوچھا آپ کس کا ذکر کر رہے ہیں۔ کہنے لگے وہی، وہی جو سیرالیون میں تھا اور اب آپ کے ساتھ کام کرتا تھا۔ میں نے بڑی حیرت سے انور حسن کا نام لیا کہنے لگے ہاں ہاں انور حسن، یاد آیا۔ میں ان کا نام بھول رہا تھا۔ لیکن رات وہ اچانک فوت ہو گئے۔ حضرت امام جماعت (الرابع) نے انور حسن صاحب کے کام کی تعریف کی۔ اور ان کی طبیعت کی بھی جس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ ان کے میرے ساتھ جو برادرانہ تعلقات تھے انہی کا نتیجہ ہے کہ ان کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا جو اس وقت کالج میں پڑھتے ہیں جب بھی انہیں موقعہ ملتا ہے یہاں میرے پاس گھر آ کر ملتے ہیں اور بڑی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور شائد یہ کہنا بھی نامناسب نہ ہو گا۔ کہ جب بھی وہ ملتان سے آتے ہیں تو ان کے بچا سوہن حلوا کا ایک ڈبہ میرے لئے ضرور بھیجتے ہیں۔ میں تو اسے تکلف کہتا ہوں لیکن وہ اسے محبت کا نام دیتے ہیں۔ اور میں اس محبت سے انکار بھی نہیں کر سکتا۔ بہرحال انور حسن صاحب کا ذکر کرنے کو جی چاہا تھا۔ یہ چند ایک باتیں کہہ دی گئی ہیں۔

نائیجیریا کے دوست مکرم عبدالرشید صاحب اگبولا یہاں سے فارغ التحصیل ہو کر اب نائیجیریا میں امیر جماعت ہیں اسی طرح دوسرے دوست بھی اپنے اپنے ملکوں میں جا کر دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو بیش از پیش کامیابیاں عطا فرمائے۔ اور ان کی ہر کامیابی ان کے لئے۔ انکی جماعت کے لئے۔ دنیا بھر کی احمدیہ جماعت کے لئے۔ اور ساری دنیا کے لئے بابرکت کرے۔ ان طالب علموں کی تصاویر دیکھ کر دل بڑا خوش ہوتا ہے۔ مکرم یوسف ڈوروہی صاحب کی تو اور بھی کئی تصویریں میرے پاس ہیں خاص طور پر وہ تصویر جس میں فری ٹاؤن کے مشن ہاؤس میں ہیں اور وہ ایک میز پر آمنے سامنے بیٹھے ہیں اور دفتری کام میں مشغول ہیں۔ اور وہ تصویر بھی جس میں ہم دونوں سائیکلو سٹائل سے جتے ہوئے ہیں کبھی وہ اسے گھماتے ہیں اور کبھی میں گھماتا ہوں کبھی وہ کاغذ رکھتے ہیں اور اٹھاتے ہیں اور کبھی میں کاغذ رکھتا ہوں اور اٹھاتا ہوں۔ اتنا ایکدوسرے کے قریب ہو کر کام کرنے سے جو محبت پیدا ہوتی ہے۔ وہ دوری پر بھی فراموش نہیں کی جا سکتی۔

بقیہ : صہ ۱ سے آگے

پھر وہ ان کے خطرات سے باہر آ سکتا ہے۔ بشرطیکہ دعا کا بھی عادی ہو۔ بشرطیکہ وہ قدم قدم پر خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے والا ہو۔ اور اسی پر توکل کرنے والا ہو۔ پس جہاں آپ جھوٹ سے توبہ کر کے خدا کی پناہ میں آئیں گے۔ وہاں اس سفر میں جو یہ دوسرا سفر ہے خدا آپکا یقیناً ساتھ دے گا اور غیر معمولی طاقت عطا کرے گا۔ ہر خطرے سے آپ کو بچائے گا اور اس رستے پر ڈال دے گا جو ...... کبھی ختم نہ ہونے والا ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴؍ستمبر ۱۹۹۰ء)

نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اس میں ساری لذات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں
(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۲۲۸ میں زاہدہ سلام زوجہ عبدالسلام صاحب زاہد بھٹی قوم خان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت کامران شو رسٹور گول بازار ربوہ حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۲-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔
(۱) حق مہر -/۱۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی وزنی ۶ تولہ مالیتی -/۷۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ زاہدہ سلام زوجہ عبدالسلام زاہد کوارٹر نمبر 265/6 اقبال کیمپ P.A.F بیس ملیر کینٹ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد افضل طاہر ملیر کینٹ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شیخ شریف احمد ملیر کینٹ کراچی۔

مسل نمبر ۲۸۲۲۹ میں ملک جمشید احمد ولد ملک نذیر احمد صاحب قوم اعوان پیشہ فارغ عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ شمالی گارڈ دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۶-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے -/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک جمشید احمد محلہ شمالی گارڈ دوالمیال P.O خاص ضلع چکوال۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ملک محمد افضل محلہ کٹھہ دوالمیال ضلع چکوال۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک عبدالشکور دوالمیال ضلع چکوال۔

مسل نمبر ۲۸۲۳۰ میں سلیم الدین ولد چوہدری رشید الدین قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سلیم الدین 22/2 دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نور احمد عابد وصیت نمبر ۱۲۵۳۱۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری رشید الدین والد موصی۔

مسل نمبر ۲۸۲۳۱ میں مودود احمد باجوہ ولد مسعود احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/1 دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مودود احمد باجوہ 6/1 دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اکرم خالد وصیت نمبر ۲۴۱۲۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صوبیدار عبدالمنان وصیت نمبر ۵۳۷۲۔

مسل نمبر ۲۸۲۳۲ میں نعیم احمد منظہر ولد مقبول احمد کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۱۷ جھور سانگلہ ہل حال 4/1 دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نعیم احمد منظہر کاہلوں 4/1 دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری نور احمد عابد وصیت نمبر ۱۲۵۳۱۔ گواہ شد نمبر ۲۔ طارق محمود ناصر 6/1 دارالصدر شمالی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۲۳۳ میں مسعود خان ولد محمد شریف خان قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/6 دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل

باقی صفحہ ۸ پر

بقیہ صفحہ ۳ سے آگے

کیا ہوا ہے تو روس کا مطالبہ بھی تو اس بات کا ثبوت ہے کہ اقتصادیات میں کمیونزم پرانے امپیریلسٹک پالیسی والے ملکوں سے کوئی جداگانہ راہ نہیں رکھتا۔ اور وہ بھی غیر ملکوں سے مساوات کا سلوک کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ اگر وہ مساوات کے لئے تیار ہے تو کیا اگر ایرانی یہ مطالبہ کریں کہ ہمیں باکو کے چشموں سے فائدہ اٹھانے دیا جائے تو روسی کہیں گے کہ بہت اچھا جاؤ اور باکو کے چشموں پر قبضہ کر لو۔ اگر مساوات کا سلوک کیا جاتا تو ایران سے کہا جاتا کہ تمہارا بھی حق ہے کہ مجھ سے مانگو اور میرا بھی حق ہے کہ تم سے مانگوں۔ مگر روس اس طرف آتا ہی نہیں۔ اور ابھی تو یہ ابتدا ہے جب کمیونزم کی صنعت و حرفت بڑھے گی تو دوسرے ملک اس طرح چلائیں گے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں چلائے۔ اور اس سے زیادہ ان کی صنعت کو کچلا جائے گا جس قدر کہ پہلے کبھی کچلا گیا ہو کیونکہ کمیونزم نے صرف فردی کیپٹلزم کو کچلا۔ اجتماعی کیپٹلزم کو نہیں بلکہ اجتماعی کیپٹلزم کو اس قدر طاقت دے دی ہے کہ اس سے پہلے اسے کبھی نصیب نہیں ہوئی۔ اور اجتماعی کیپٹلزم ہی سب سے زیادہ خطرناک شئے ہے۔ امریکہ نے ٹرسٹ سسٹم اور کارٹل سسٹم کے خلاف قانون اسی لئے پاس کیا ہے۔

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

نے بتایا ہے کہ ۱۳ سال کے بعد ایک ایرانی عورت کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ ایک پبلک اجتماع میں گانا گا سکے۔ اگرچہ یہ اجتماع صرف عورتوں کا ہے۔ اس بات کی ابھی تک اجازت نہیں ہے کہ کوئی عورت کسی ایسے اجتماع میں گانا گائے جہاں مرد بھی موجود ہوں۔ جس عورت کو گانے کی اجازت دی گئی ہے اس کا نام پاریشہ ہے اور وہ ایران کی ایک بہت مشہور گائیکہ ہے۔ ۱۹۷۹ء سے اب تک یہ بات ممنوع رہی ہے کہ عورتیں کسی اجتماع میں گا سکیں یعنی جب سے وہاں اسلامی انقلاب لایا گیا ہے۔ اب جس اجتماع میں پاریشہ نے گانا گایا ہے۔ اس میں تقریباً ۲۰۰ عورتیں موجود تھیں۔ اور یہ اجتماع چار دن تک جاری رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیراعظم نے کہا ہے ریفرنس واپس لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا انہوں نے سندھ میں وزیراعلیٰ جام صادق کے اقدامات کی کھلی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گرد تنظیم الذوالفقار کی پشت پناہی کرنے والوں کے خلاف ایکشن سیاسی انتقام نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ احتساب کا عمل اپنے منطقی انجام تک پہنچنے تک جاری رکھا جائے گا۔ ہم یہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم کردینا چاہتے ہیں کہ کوئی حکومت آئے اور عوام کا روپیہ لوٹے۔ حزب اختلاف پی ڈی اے سے خیر سگالی کے سوال پر انہوں نے کہا کیسی خیر سگالی؟ میں تو اپنے خلاف بھی احتساب چاہتا ہوں۔ انہوں نے دعوت دی کہ اپوزیشن جماعتیں ہمارے ساتھ مل بیٹھ کر باتیں کریں۔ حالیہ ہڑتال کو عوام نے مسترد کردیا ہے اب یہ اپوزیشن کا کام ہے کہ وہ ہڑتال کی دوتین اور کوششیں ناکام ہوتا دیکھتی ہے یا تعاون کا ہاتھ بڑھاتی ہے۔

○ چیک اور سلواک کی طرف سے کشمیر افغانستان اور ایٹمی پھیلاؤ پر پاکستان کے مؤقف کی حمایت کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ بھارت نے کنٹرول لائن پر بارودی سرنگیں بچھادی ہیں اس کا مقصد بھارت کے بقول پاکستان سے داخل ہونے والے تخریب کاروں کا راستہ روکنا ہے۔

○ وفاقی حکومت نے تعمیر وطن پروگرام کے تحت دو لاکھ سے زائد ترقیاتی منصوبوں کی منظوری دے دی ہے۔ اس میں پی ڈی اے کے سینیٹروں کی طرف سے پیش کئے گئے منصوبے بھی شامل ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے صدر غلام اسحاق خان کو ایک خط تحریر کیا ہے جس کی کاپیاں انہوں نے مسلح افواج کے سربراہوں اور سپریم کورٹ و ہائی کورٹ کے ججوں کو روانہ کی ہیں اس میں صدر کو لکھا گیا ہے کہ سندھ کے وزیراعلیٰ اور ان کے مشیر داخلہ جو غیر منتخب ہیں انہیں قتل کرنے کے درپے ہیں اور اگر آپ نے انہیں ایسا کرنے سے باز نہ رکھا تو میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گی کہ وہ آپ کی ہدایت کے مطابق ایسا کررہے ہیں۔ اور آپ بھی اس میں برابر کے شریک ہیں۔ یہ چٹھی حقوق انسانی کے عالمی اداروں کو بھی بھیجی گئی ہے۔

○ پاکستان کے لئے امریکہ کے نئے سفیر نے پاکستان کو پہلی وارننگ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کی مدد بند کی جائے

○ پاکستان میں قائم ہونے والے نئے اتحاد سنٹرل ایکشن گروپ کی طاقت کی پہلی آزمائش دو ہفتہ کے اندر بلوچستان میں ہو گی۔ جس میں موجودہ حکومت کو توڑنے کی کوشش کی جائے گی۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے اعلان کیا ہے کہ اب تحریک چلے گی جلسے جلوس ہوں گے۔

○ پنجاب اسمبلی میں پی ڈی اے کے اراکین نے احتجاجی بھوک ہڑتال کی۔

○ آزاد کشمیر کے صدر سردار سکندر حیات نے کہا ہے کہ ہم علیحدگی نہیں چاہتے بلکہ کشمیر کو شمالی پاکستان بنانا چاہتے ہیں۔

○ بیگم نسیم ولی خان نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم تعمیر ہوا تو ہم حکومت سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

○ ایران افغانستان اور پاکستانی مجاہدین کی مشترکہ کانفرنس منعقد کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

○ لاہور میں ایک جعلساز نے وفاقی وزیر خزانہ کا بیٹا بن کر جعلی برتھ ڈے پارٹی منعقد کرنے کی ناکام کوشش کی۔ قیمتی تحائف لے کر آنے والے صنعتکار، اور بڑے بڑے افسر گلبرگ کے اعلیٰ درجے کے ہوٹل میں آکر حیران رہ گئے۔ ملزم گرفتار نہیں ہو سکا۔

○ فیصل آباد میں سلک پاور لومز کی ہڑتال عارضی طور پر ملتوی کردی گئی ہے

○ روزنامہ نوائے وقت کے ایڈیٹر مسٹر مجید نظامی نے کہا ہے کہ پاکستان میں سیاسی جماعتیں صحافیوں کو خرید لیتی ہیں پلاٹوں کی رشوت دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۴۳ سالہ مارشل لاء نے اخبارات کو نظریاتی کردار سے محروم کردیا ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے ناشتے پر وزیراعظم سے ملاقات کی۔

○ امور خارجہ کے وزیر مملکت مسٹر صدیق کانجو نے کہا ہے کہ ہم لیبیا پر امریکی حملے کی حمایت نہیں کریں گے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ میں گرفتاریاں چند روز اور جاری رہیں گی اس کے بعد سندھ میں بلدیاتی انتخابات کا اعلان کردیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ ہمارے ۵۰ ہزار کارکن بھی گرفتار کرلیں تب بھی ہمیں ختم نہیں کر سکتے۔

غیر ملکی خبریں

○ سوویت یونین کی ریاستوں کا دورہ کرنے والے پاکستانی وفد کے قائد سردار آصف احمد علی نے آذربائی جان اور آرمینیا کے جھگڑے میں نگورنو کاراباخ کے سوال پر آذربائی جان کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ آذربائی جان اور پاکستان کے درمیان تعاون کا بھی منصوبہ طے کیا گیا ہے۔

○ روس کی جمہوریہ یوکرائن کے عوام نے بھاری اکثریت سے سوویت یونین سے علیحدگی کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ ابتدائی نتائج کے مطابق ۸۰٪ سے زیادہ ووٹروں نے جمہوریہ کی آزادی کے حق میں ووٹ دیئے ہیں۔ ایک قوم پرست سابق کمیونسٹ لیڈر نے ۶۰٪ ووٹ حاصل کرکے صدارت کا انتخاب جیت لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوکرائن نے اگست میں جو اعلان آزادی کیا تھا یہ اس کی توثیق ہے۔

○ پولینڈ نے یوکرائن کے ریفرنڈم کے فوراً بعد یوکرائن کو آزاد ملک کی حیثیت سے تسلیم کرلیا ہے۔ اور کہا ہے کہ پولینڈ یوکرائن کو اپنا قریبی ساتھی سمجھتا ہے۔ امریکہ نے یوکرائن کے ریفرنڈم کے نتائج کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ اپنا ایک خصوصی نمائندہ یوکرائن بھیجے گا جو ایمی ہتھیاروں، سوویت قرضوں اور انسانی حقوق کے بارے میں بات کرے گا۔

○ روس کے صدر مسٹر گورباچوف نے امریکہ کے صدر بش کو پیغام بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یوکرائن کی کامل آزادی دنیا کے حق میں تباہ کن ہوگی۔

○ روسی جمہوریہ قازقستان میں صدارتی انتخاب نذر سلطان نے جیت لیا ہے۔

○ شام کے صدر حافظ الاسد کو چوتھی بار سات سال کے لئے ملک کا سربراہ منتخب کرلیا گیا ہے۔

بقیہ: صدا سے آگے

پاکستان میں صبح نو بجے منعقد ہوگا طالبات ساڑھے آٹھ بجے دفتر لجنہ میں پہنچ جائیں۔

سیکرٹری تعلیم
لجنہ اماء اللہ پاکستان

بقیہ ص۷ سے آگے

صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد مسعود خان ۱۵/۱ دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری نور احمد عابد وصیت نمبر ۱۲۵۳۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ طارق محمود ناصر ۶/۱ دارالصدر شمالی۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ
اوقات کار: ۳½ شام تا ۷ بجے
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

پتہ

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
فون
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ ۷۷۱، ۶۰۶

خارش ہر قسم گرمی۔ گیس اور کمزوری کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
مرگی۔ مالیخولیا۔ بواسیر۔ اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج